غزلیں

مدہوشؔ بلگرامی

مری وفا کے تعلق سے واہمے رکھنا
اور انتظار میں ہر گام پر دیے رکھنا

ملو تو کھل کے ملو یہ بھی کیا تکلف ہے
حصارِ ذات کے اندر بھی دائرے رکھنا

مسیح وقت کبھی تو ادھر سے گزرے گا
سجے ہوئے سے خیالوں کے بتکدے رکھنا

نہ جانے کس گھڑی یادوں کے قافلے اتریں
دیارِ دل میں اُجالوں کے سلسلے رکھنا

ہمیں پسند نہیں یہ ادا زمانے کی
کہ جس سے پیار کریں اس سے فاصلے رکھنا

پسِ غبار دکھائی دیا نہ جب کچھ بھی
ہمیں بھی آگیا شفاف آئینے رکھنا

ضرور لوٹیں گے وہ لوگ جنگ سے مدہوشؔ
بچا کے ان کے لیے بھی مرتبے رکھنا

224، بہرا سوداگر، ایسٹ، ہردوئی، موبائل: 8726189282

مقصود نشتری

جو رحمت تھی وہ زحمت ہوگئی ہے
محبت اَب مصیبت ہوگئی ہے

حیا اور شرم رخصت ہوگئی ہے
یہ دُنیا خوبصورت ہوگئی ہے

ہوئی ہے پیٹ میں آتش فشانی
جہنم سی تمازت ہوگئی ہے

دُعاؤں میں اثر کیسے ہو پیدا
دکھاوے کی عبادت ہوگئی ہے

وہ منزل پائیں گے کس طرح لوگو!
وہ جن کی پست ہمت ہوگئی ہے

تمھیں معلوم ہے مقصودؔ صاحب
انھیں تم سے شکایت ہوگئی ہے

12، مومن پورہ، نزد درگاہ کھجرانا، اندور۔452016 (ایم پی)